تجہیز و تکفین کے

احکام و مسائل



مرتبہ ... شاہ امام وخطیب مسجد ... پورہ کنگسوے سکندرآباد

... عبدالرزاق صاحب صدر مجلس انتظامی جامع مسجد و عیدگاہ چلکل گوڑہ

... آرٹ پرنٹرس چھتہ بازار حیدرآباد

RS. 2-00

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

آغازِ سخن

نحمدہ ونصلی علیٰ نبی الکریم

کل نفس ذائقۃ الموت

فرمانِ الٰہی

میت کو

(۱) غسل دینا (۲) کفن دینا

(۳) نماز پڑھانا (۴) دفن کرنا

یہ چار اعمال بھی الگ الگ چار فرض کفایہ ہیں

فرض کفایہ

فرض کفایہ وہ فرض ہے جس کو محلے کے چند مسلمان ملکر ادا اور تکمیل کردیں تو سب مسلمانوں کی طرف سے ادا ہوجاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کریں تو سب کے سب گنہگار ہوجائیں گے۔

خبردار ؟ ہر فرض کفایہ ادا کرنے کے طریقوں سے ہر مسلمان کو واقف ہونا لازمی ہے۔

دعا گو

غلام نبی شاہ نقشبندی مجددی

موت کے آثار

تلقین

جب کسی مسلمان کا انتقال ہونے لگے تو غرغرہ سے قبل مستحب ہے کہ کلمہ طیبہ کی تلقین کریں۔ یعنی اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ شہادت یا کلمۂ طیب پڑھیں تاکہ مرنے والے کی زبان سے بھی کلمہ نکلے اگر زبان سے نہ نکلے تو دل میں ضرور اثر ہوگا۔

مگر خبردار! اُس سے نہ کہیں کہ کلمہ پڑھ، شائد معلوم نہیں کہ نزع کی سختی میں وہ کیا کہدے۔ جب ایک مرتبہ پڑھ لے تو خاموش رہیں کیوں کہ کلمہ پر خاتمہ ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔ البتہ اس کے بعد کلام کیا تو پھر دوبارہ تلقین کریں۔ تاکہ اس کا آخری کلام کلمۂ طیب ہو۔ ● کہ وہ جنتی ہو جائے۔

خبردار! ایسے آخری وقت معاملے کی بات چیت نہ کریں بلکہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے رکھیں

یٰسین شریف

○ جب مرنے کے آثار شروع ہو جائیں تو مسنون ہے کہ چت لٹا کر منہ قبلے کی طرف کردیں۔ اگر قبلے کی طرف کرنے میں تکلیف ہو تو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔

○○ قریب الموت کے سرہانے سورۃ یٰسین پڑھنا مستحب ہے

میت کو رکھنے کا طریقہ

• جب روح نکل جائے تو میت کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں یعنی ہاتھوں کو بازو کی طرف لاکر اور پاؤں کو رانوں سے ملا کر دراز کردیں • منہ کو کپڑے کی پٹی سے (پٹی کو ٹھوڑی کے نیچے سے نکالکر سر پر لیجاکر) باندھ دیں • آنکھوں پر ہاتھ رکھکر بِسمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہوئے آہستگی سے آنکھ بند کردیں۔ • دونوں پاؤں کے انگوٹھے ملاکر باندھ دیں۔ • ایک پاک چادر اوڑھادیں • اگر پیٹ پھولنے کا اندیشہ ہو تو تلوار یا لوہا رکھدیں • میت کے نزدیک خوشبو جلائیں • غسل کی حاجت والے مرد و عورت میت کے پاس سے نکل جائیں۔ • میت کے نزدیک غسل سے قبل قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے البتہ کسی قدر فاصلے پر بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں • غسل اور کفن کے اہتمام میں جلدی کریں۔

میت کے غسل کا طریقہ

▲ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے ▲ مستحب ہے کہ غسل دینے والا میت کا قریبی عزیز ہو ▲ اگر قریبی عزیز نہلانا نہ جانتا ہو تو پھر کوئی متقی پرہیزگار آدمی غسل دے ▲ غسل کی جگہ غسل دینے والے اور اسکے

شریک حال کے سوا اور کوئی نہ رہیں ▲ غسل کیلئے پانی گرم کرلیں (اگر گرم پانی نہ ہو تو ٹھنڈا پانی بھی کافی ہے) ▲ پانی میں بیری کے پتے ڈالکر جوش دیں۔

خوشبو کا اہتمام

جس تختے پر غسل دینا ہو اسکو پہلے دھوکر کسی خوشبودار چیز (عود۔لوبان وغیرہ) کی دھونی دیں (عود دان لیکر تختے کے گرد ۳ یا ۵ یا ۷ مرتبہ پھرائیں) ● غسل دینے تک میت کے نزدیک خوشبو جلاتے رہیں۔

غسل

غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کو تختے پر لٹا دیں اس طرح کہ پاؤں جنوب یا قبلے کی طرف ہوں (یا سہولت اور موقعہ کے لحاظ سے جس طرح ممکن ہو) ● پھر اسکے جسم سے عام کپڑے اتارلیں لیکن ناف سے گھٹنے تک رکھ کر کپڑا ڈال دیں۔ ● غسل دینے والا اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر شرمگاہ دھوڈالے ۔

وضو

اس کے بعد وضو کروائیں، وضو کروانے میں کلی کرانے یا ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں اس کے عوض کپڑا یا روئی تر کرکے دانت منہ اور ناک صاف کردیں ● جب وضو ہوجائے تو میت کے منہ ناک اور کان میں روئی لگادیں تاکہ غسل کا پانی نہ بھر جائے۔
● سر کے بال اور ڈاڑھی صابن وغیرہ سے ملکر اس طرح دھوئیں کہ

بال صاف ہو جائیں ● پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر بیری کا پتہ ملا ہوا نیم گرم پانی ڈالنا شروع کر دیں اور سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ تختے کے نیچے پانی پہنچ جائے (یہ ایک مرتبہ غسل ہوا) ● پھر دوسری مرتبہ میت کو دائیں کروٹ لٹا کر سر سے پیر تک تین دفعہ وہی پانی اس طرح ڈالیں کہ پانی تختے کے نیچے تک پہنچ جائے ● پھر میت کی کمر کی طرف غسل دینے والا سہارا دیکر کسی قدر بٹھانے کے قریب کر دے اور آہستہ آہستہ اسکا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف مل دے اگر کچھ رطوبت یا نجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھو ڈالے (اس سے وضو یا غسل میں کچھ خلل نہیں آتا) ● اس کے بعد پھر بائیں کروٹ لٹا کے دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین دفعہ خوب بہا دیں کہ تختے کے نیچے تک بہہ نکلے (یہ تیسری مرتبہ ہوا اور غسل ختم ہو گیا) ● اس کے بعد میت کا بدن کسی پاک کپڑے سے خشک کر کے میت کو تختے سے اٹھا کر بچھے ہوئے کفن پر رکھ دیں ● اور منہ، ناک، کان سے روئی نکال ڈالیں اور کوئی

خوشبو

خوشبودار چیز (عطر وغیرہ) موجود ہو تو اسکے سر اور داڑھی میں لگا دیں (مرد کے لئے صرف زعفران کے تمام خوشبوئیں درست ہیں) اور سجدے کے اعضاء یعنی پیشانی ناک، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں پر کافور مل دیں.

ملیں تو غسل دیا جائے ورنہ نہیں ● اگر کوئی شخص دہ در دہ (۱۰×۱۰) پانی میں ڈوب کر مر جائے تو اسکو نکالتے وقت غسل کی نیت سے تین بار پانی میں حرکت دیدینا کافی ہے (غسل ہو جائیگا) ● اگر کسی میت کو بغیر غسل کے قبر میں رکھدیا گیا ہو مگر ابھی مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو میت کو قبر کے باہر نکالکر غسل دیدینا ضروری ہے ہاں اگر مٹی ڈالدی ہو تو پھر نہ نکالنا چاہیئے۔

تیمم

اگر غسل کے لئے پانی نہ ملے تو میت کو تیمم کرا کے دفن کر دیں ● پھر اگر دفن سے قبل پانی مل جائے تو غسل دیدیں ● اگر کوئی ناپاک مرد یا عورت (جن کو غسل کی حاجت ہو) اگر کوئی کافر میت کو غسل دیدے تو ہو جائیگا لیکن مکروہ ہوگا

شہید

شہید کو غسل نہ دینا چاہیئے اِلّا اس صورت میں کہ بحالت جنابت قتل کیا گیا ہو یا لڑکا یا دیوانہ ہو یا عورت ہو جو حیض و نفاس کی حالت میں (جب وہ حیض و نفاس ہی کا خون ثابت ہو) اور حیض پر تین دن تین رات گذر چکے ہوں قتل کی گئی ہو تو ان حالتوں میں شہید کو بھی غسل دینا چاہیئے۔ ● میت کو غسل دیا ہوا پانی نجس ہے۔ ● میت کو نہلانے کی اجرت لینی جائز نہیں ہے جبکہ ایک شخص ہو، البتہ اگر کئی اشخاص ہوں تو پھر جائز ہے

کیونکہ میت کا نہلانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے پھر اس پر اجرت کیسی؟

● میت کو غسل دے چکنے کے بعد کفن پہنائیں۔

میت کے کفن کا طریقہ

حکم الٰہی (فرض کفایہ)

● میت کو کفن دینا میت کے غسل کی طرح فرض کفایہ ہے ● مرد کے کفن میں ۳ کپڑے مسنون ہیں ۱. چادر ۲. تہبند ۳. کفنی اور عورت کے کفن میں پانچ یعنی ۱. چادر ۲. تہبند ۳. کفنی ۴. سینہ بند ۵. اوڑھنی ● چادر کی مقدار اتنی ہونی چاہیئے کہ سر سے لیکر پیر تک کافی ہو ● تہبند بھی گویا چادر ہی ہے لیکن چادر سے کسی قدر چھوٹی یہ بھی سر سے پیر تک ہوتی ہے۔ ● کفنی ایک قسم کا کرتہ ہے جو گردن سے لیکر پیر تک ہوتا ہے۔ مگر اسمیں آستین اور کلی نہیں ہوتی ● سینہ بند کی مقدار سینے سے لیکر رانوں تک اور اوڑھنی ۳ ہاتھ لمبی اور ۲ بالشت چوڑی ● اگر کفن مسنون نہ ملے تو مرد کو صرف ۲ کپڑے چادر اور تہبند اور عورت کو تین کپڑے چادر۔ تہبند اور اوڑھنی بھی کافی ہیں ● اگر اس قدر بھی نہ ملے تو جو کچھ مل جائے لیکن کم از کم اتنا کپڑا ضروری ہے جو پورے جسم کو چھپا سکے ورنہ لوگوں سے مانگ کر پورا کریں یا جس قدر جسم کھلا رہے گا اس کو گھاس یا پتے وغیرہ سے چھپادیں

● اگر مطلق کپڑا میسر نہ آئے تو پاک گھاس میں میت کو لپیٹ دیں اور قبر میں رکھکر نماز پڑھیں۔ ● قدرت ہونے پر مرد کو تین اور عورت کو پانچ کپڑوں سے کم نہیں دینا چاہیئے۔ اور اسمیں زیادتی بھی جائز نہیں۔ چھوٹے بچوں کو ایک یا دو کپڑوں میں بھی دفنا دیں تو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پورا کفن ہو ● جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل گر جائے اسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے (اسکو کفن مسنونہ کی ضرورت نہیں)

شہید شہید کو کفن دینے کی ضرورت نہیں بلکہ پہنے ہوئے خون آلودہ کپڑوں میں ہی دفنا دیں ● کفن اُن ہی کپڑوں کا چاہیئے جنکا پہننا حالت زندگی میں جائز تھا پس مردوں کے لیئے خالص ریشمی یا کسم یا زعفرانی رنگ کے کپڑوں کا کفن درست نہیں البتہ عورتوں کو دیا جا سکتا ہے لیکن سب کے لئے سفید افضل ہے ● کفن کے لئے نیا کپڑا ہو تو افضل ہے ورنہ پرانا بھی کافی ہے

قیمتی کفن کفن کا کپڑا اُسی قیمت کا ہونا چاہیئے جس قیمت کا مرد جمعہ اور عیدین میں پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے ماں باپ کے گھر پہن کر جایا کرتی تھی ● اگر میت کا مال موجود نہ ہو تو اس کا کفن اس شخص پر واجب ہے جو حالت زندگی میں اسکی کفالت کرتا تھا ● اگر ایسا شخص بھی نہ ہو تو پھر بیت المال سے ورنہ مسلمانوں سے چندہ لیکر کفن دیا جائے۔

خوشبو کفن پہنانے سے قبل کفن میں ۳ یا ۵ مرتبہ کسی خوشبو دار چیز کی دھونی دیدینی مستحب ہے۔

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

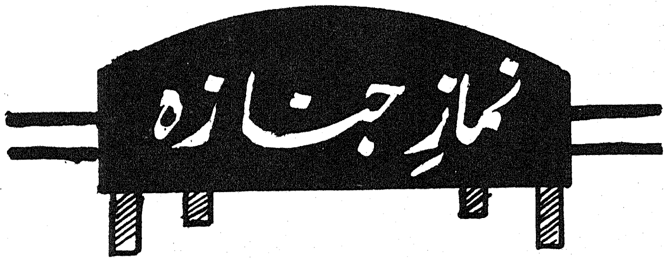
مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے (کفن کی) چادر کسی بوریے یا تخت پر بچھا کر اس پر تہبند بچھائیں پھر تہبند پر کفنی نصف بچھا کر باقی نصف میت کے سر کی طرف رکھ چھوڑیں اس کے بعد (میت کو غسل کے تختے پر سے لاکر) اس پر لٹادیں اور کفنی پہنائیں اس طرح کہ میت کا سر کفنی کے گریبان سے باہر نکال کر سر کی طرف رکھی ہوئی آدھی کفنی کو میت پر پھیلا دیں پھر تہبند لپیٹیں اسطرح کے (میت کے بدن پر) پہلے تہبند کی بائیں جانب رکھیں پھر دائیں جانب تاکہ دائیں جانب بائیں کے اوپر رہے پھر اس کے بعد چادر اس طرح لپیٹ دیں کہ دائیں جانب بائیں کے اوپر رہے۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کفن کی چادر کسی بوریے یا تختے پر بچھا کر اس پر سینہ بند اور سینہ بند پر تہہ بند بچھائیں پھر تہبند پر کفنی (مثل سابق جیسا کہ مرد کے کفن میں ذکر ہے) بچھا کر عورت کو اس پر لٹا دیں اور کفنی پہنائیں، پھر سر کے بالوں کے دو حصے کر کے سینے پر دائیں بائیں کفنی کے اوپر رکھدیں اور اوڑھنی (کھلی ہوئی) سر اور بالوں پر اُٹھادیں اس طرح کے بالوں کے

دو حصے (آخر تک) اوڑھنی کے دونوں کناروں کے نیچے چھپ جائیں پھر اس کے بعد تہبند لپیٹیں پھر سینہ بند (سینے کے اوپر بغلوں سے نکال کر رانوں تک) پھر چادر لپیٹ دیں۔ اس طرح کے ہر دائیں جانب بائیں کے اوپر رہے • کپڑے کی دھجیوں سے دونوں کنارے اور درمیان کمر سے نیچے باندھ دیں تاکہ ہوا وغیرہ سے کفن کھل نہ جائے۔

• جنازے کے اوپر جو چادر اڑھاتے ہیں وہ کفن میں داخل اور ضروری نہیں ہے اگر یہ چادر نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں • جب میت کو کفن پہنا چکیں تو اس پر نماز پڑھیں۔



شرائط

• نماز جنازہ فرض کفایہ ہے • نماز جنازہ کی شرائط دو قسم کے ہیں ایک وہ جو نماز جنازہ پڑھنے والے سے تعلق رکھتے ہیں یہ وہی ہیں جو تمام نمازوں کے لئے ہیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ نیت البتہ وقت اسکے لئے شرط نہیں ونیز اس نماز کے لئے تیمم جائز ہے جبکہ وضو کر کے آنے تک نماز کے ختم ہو جانے کا خوف ہو (اور نمازوں کے لئے یہ بات نہیں)

● دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کا تعلق خاص میت سے ہے اور وہ یہ ہیں ○ میت کا مسلمان ہونا ○ میت کے بدن پرکفن کا پاک ہونا ○ میت کے جسم عورت کا پوشیدہ ہونا میت کا دہاں موجود ہونا ○ میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا ○ میت کا یا جس چیز پر میت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا ○ امام کا بالغ ہونا

خبردار اگر میت کافر یا مرتد ہو یا میت کو غسل نہ دیا گیا ہو یا کفن ناپاک ہو یا میت بالکل برہنہ ہو یا جنازہ غائب ہو یا نماز پڑھنے والے کے پیچھے یا سواری ہاتھوں پر ہو یا امام نابالغ ہو اِن صورتوں میں نماز درست نہیں۔

○ نماز جنازہ کے دو رکن ہیں اول چار تکبیریں (یعنی چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا) دوم قیام (یعنی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا)

○ نماز جنازہ کی سنتیں تین ہیں (۱) حمد وثناء پڑھنا (۲) درود شریف پڑھنا (۳) دعا کرنا۔

مسنون طریقہ نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھکر امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہوجائے پھر امام اور تمام مقتدی نماز جنازہ کی نیت کریں۔

نیت نماز جنازہ پڑھتا ہوں ۴ تکبیروں سے جو اللہ تعالیٰ کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے (مقتدی ہوں تو کہیں) اس امام کے پیچھے اور امام کہے مقتدیوں کیساتھ

صا ہر تکبیر ایک رکعت کی قائم مقام سمجھی جاتی ہے۔

قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ (مثل تکبیر تحریمہ) کانوں تک اُٹھا کر ہاتھوں کو نماز کی طرح ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔

ثناء

سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيۡرُكَ

پھر دوسری دفعہ اللہ اکبر کہیں لیکن اس دفعہ ہاتھ نہ اُٹھائیں اور نہ منہ اُوپر کو اُٹھائیں پھر درود شریف پڑھیں جو بھی درود ہو لیکن درود ابراہیم پڑھنا بہتر ہے۔

درود ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ●

اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ●

پھر تیسری دفعہ اللہ اکبر کہکر (اس دفعہ بھی ہاتھ نہ اُٹھائیں اور منہ بھی نہ اُٹھائیں) میت کی دعا پڑھیں۔

بالغ میت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيۡرِنَا وَكَبِيۡرِنَا وَذَكَرِنَا

وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ

نابالغ لڑکے یا مجنون کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ

نابالغ لڑکی یا مجنونہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ؕ

سلام

پھر چوتھی دفعہ اللّٰہ اکبر کہیں اور (بغیر دعا کے) دائیں بائیں سلام پھیریں (جسطرح نماز میں پھیرا کرتے ھیں) پس نماز جنازہ ہوگئی۔

خصوصی مسائل

● نماز جنازہ میں قرآن شریف کی قراءت اور تشہد وغیرہ نہیں ہے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے کوئی دعا بھی نہیں ہے اور رکوع وسجود بھی نہیں ہے۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے لئے یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام ہونیکی نیت کرے گا (جو مستحب ہے) اور مقتدی، مقتدی ہونے کی (جو لازم ہے) ● امام تکبیر اور سلام بلند آواز سے کہیگا اور مقتدی آہستہ باقی چیزیں (ثنا، درود اور دعا) امام اور مقتدی سب آہستہ پڑھیں گے ● جنازہ کی نماز میں

مستحب ہے کہ حاضرین کی ۳ صفیں کی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف ۷ شخص ہوں تو اُن میں سے ایک امام بنے پھر پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک ● اگر امام چار تکبیروں سے زائد کہے تو مقتدی زائد تکبیروں میں اس کی اقتداء نہ کریں خاموش کھڑے رہیں جب امام سلام پھیر دے تو خود بھی پھیر دیں ● اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ امام ایک یا ۲ تکبیریں کہہ چکا ہو تو اسکو فوراً تکبیر کہہ کر شریکِ نماز نہ ہونا چاہیئے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ ہی یہ تکبیر کہہ کر نماز میں شریک ہو جائے۔ (یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی) پھر جب امام سلام پھیر دے اس وقت یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لے اگر جنازے کے اُٹھ جانے کا خوف نہ ہو تو دعا بھی پڑھے ورنہ نہیں ● اگر کوئی شخص آغاز نماز کے وقت حاضر رہ کر شریک نماز نہ ہوا ہو جسکی وجہ سے کچھ تکبیریں ہو چکی ہوں تو ایسے شخص کو امام کی تکبیر کا انتظار ضروری نہیں ہے بلکہ اس کو فوراً تکبیر کہکر شریک نماز ہو جانا چاہیئے۔

امامت کا حقدار

نماز جنازہ کی امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہ کو ہے، پھر حاکم شہر کو، پھر قاضی کو، پھر نائب قاضی کو، اگر یہ لوگ موجود نہ ہوں تو امامِ محلہ مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اولیا میں کوئی

شخص اس سے افضل نہ ہو۔ ورنہ میت کا ولی، پھر ہر وہ شخص جس کو ولی اجازت دے اگر میت کے اولیاء بہت ہوں تو جو شخص میت کا زیادہ قریب ہے وہی نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر ایک ہی درجہ کے دو ولی ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو وہ بہتر ہے عورت کے لئے بھی اولیاء مقدم ہیں۔ اگر کوئی ولی موجود نہ ہو تو پھر شوہر مستحق ہے اور اگر ولی کی اجازت کے بغیر کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے ہاں مستحق امامت شخص کے نماز پڑھ دینے پر پھر ولی کو اعادہ کا حق نہیں

متفرق مسائل

جنازے کی نماز ان ہی چیزوں سے فاسد ہوتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازیں فاسد ہوتی ہیں البتہ جنازے کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کے برابر کھڑے ہونے سے بھی یہ نماز فاسد نہیں ہوتی

- نماز جنازہ بلا عذر بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں
- جنازے کی نماز مسجد کے اندر نہیں پڑھنا چاہیئے اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو پھر درست ہے۔

کئی جنازے

اگر ایک ہی وقت کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب پر ایک ہی دفعہ نماز پڑھیں تو بھی جائز ہے اس

صورت میں سب جنازوں کی صف قائم کی جائے خواہ اسطرح کے ایک کے آگے ایک کو (قبلہ کی جانب) رکھدیا جائے کہ سب کے سر ایک ہی طرف ہوں اور پیر ایک طرف، خواہ اسطرح کہ ہر ایک کے سر کے پاس ہر دوسرے کے پیر ہوں اور خواہ اسطرح کہ ہر ایک کا سر ہر دوسرے کے کندھے کے برابر ہو۔ ان سب صورتوں میں پہلی صورت بہتر ہے کہ اسمیں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائیگا۔ (جو مسنون ہے) باقی صورتوں میں امام کو اس شخص کے جنازے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیئے جو سب میں بزرگ اور افضل ہو۔

● اگر جنازے مختلف قسم کے ہوں تو ترتیب کا لحاظ رکھا جائے یعنی امام کے قریب مردوں کے جنازے رہیں، پھر لڑکوں کے، پھر خنثیٰ کے پھر بالغ عورتوں کے پھر نابالغہ لڑکیوں کے۔

ممنوع اوقات نماز جنازہ آفتاب نکلتے اور ڈوبتے وقت اور پھر ٹھیک دوپہر کو پڑھنا منع ہے۔ باقی سب اوقات میں جائز ہے



اگر کسی فرض نماز کے وقت جنازہ آجائے اور جماعت تیار ہو تو فرض نماز پڑھکر جنازے کی نماز پڑھیں بشرطیکہ اتنی تاخیر میں جسم کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ نمازِ جنازہ پہلے پڑھ لیں ● اگر نماز عید کے وقت جنازہ حاضر ہو تو نمازِ عید کو مقدم کریں پھر خطبہ

عید پر نماز جنازہ کو مقدم کیا جائے۔ یعنی پہلے نمازِ عید پڑھیں پھر نمازِ جنازہ اور پھر خطبۂ عید ● اگر نمازِ گہن کے وقت نماز جنازہ آجائے تو پہلے جنازے کی نماز پڑھیں پھر گہن کی نماز ● نماز جنازہ میں جماعت شرط نہیں ہے ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوجائیگا (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) ● اگر کسی میت کو بغیر نماز پڑھے اُتار دیتے ہوں لیکن ابھی مٹی نہ ڈالی ہو تو میت کو قبر سے نکال کر نماز پڑھنا چاہیئے اور اگر مٹی ڈالدی ہو تو پھر قبر ہی پر نماز پڑھیں جب تک کہ میت کے پھٹ جانیکا اندیشہ نہ ہو ● اگر کوئی میت کٹی ہوئی ملے تو جبکہ نصف سے زیادہ یا نصف معہ سر کے ہو تو اس پر نماز پڑھیں ورنہ نہیں ● جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو اس پر نماز نہ پڑھیں صرف غسل دے کر ایک پاک کپڑے میں لپیٹیں اور دفن کردیں ● کسی میت پر بغیر غسل یا تیمم کے نماز درست نہیں ہاں دفن کرچکنے کے بعد قبر پر پڑھی جاسکتی ہے۔

● نماز جنازہ ہر مسلمان پر پڑھنا چاہیئے خواہ وہ کیسا ہی فاسق اور گنہگار ہو البتہ بادشاہ اسلام مجاز ہے کہ کسی بدکار شخص پر نماز نہ پڑھنے کا حکم دے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور بدکاری سے باز رہیں ● جو شخص اپنے والدین میں سے کسی کو مار ڈالے اس پر (اسکی اہانت کے لئے) نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ● اسی طرح ڈاکو پر جب کہ ڈاکے کی حالت

میں مارا جائے نماز نہ پڑھی جائے بلکہ اسکو غسل بھی نہ دیا جائے • جس لڑکے کے باپ ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی • جب نماز سے فراغت ہو جائے تو فوراً میت کو جہاں قبر کھودی گئی ہے لیجائیں اور دفن کردیں۔

جنازہ لیجانے کے احکام

• جنازے کا لے چلنا عبادت اور سنت ہے • مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کو کسی چارپائی یا تخت وغیرہ پر لٹا کر اسکو چار طرف سے ۴ آدمی اٹھائیں اور لے چلیں اس طرح کہ ایک ایک آدمی ایک ایک پائے کو ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھائے اور پٹی کو کندھے پر رکھ لے اسی طرح چار چار آدمی باری باری سے چلیں • مستحب یہ ہے کہ ہر آدمی جنازے کو چار طرف سے اٹھائے اور ہر طرف کم از کم دس قدم لے چلے اس طرح کہ پہلے جنازے کے سرہانے کا داہنا پایہ اپنے کندھے پر رکھکر دس قدم چلے پھر پائینتی کا داہنا پایہ داہنے کاندھے پر رکھکر دس قدم چلے پھر سرہانے کا بایاں پایہ بائیں کاندھے پر اور پائینتی کا بایاں پایہ بائیں کاندھے پر رکھکر دس دس قدم چلیں تاکہ پورے

چالیس قدم ہو جائیں • چلنے میں میت کا سرہانہ آگے رکھیں.
• جنازہ تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اس قدر کہ میت کو حرکت و اضطراب ہونے لگے • جنازہ کو پیٹھ یا سواری کے جانور وغیرہ پر لاد کر چلنا مکروہ ہے • اگر میت چھوٹے بچے کی ہو تو اسکو ہاتھوں ہاتھ لے جائیں یعنی ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں پر اسکو اٹھالے پھر دوسرا لے لے پھر تیسرا (اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں) مستحب ہے کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے لوگ پا پیادہ اور جنازہ کے پیچھے رہیں آگے چلنا بھی جائز ہے لیکن بہت آگے چلنا یا سب لوگوں کا آگے ہو جانا مکروہ ہے. اسی طرح سواری پر آگے چلنا مکروہ ہے البتہ پیچھے جائز ہے • جنازے کے دائیں بائیں نہیں چلنا چاہیئے
• جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کلمہ درود، قرآن شریف، مولود وغیرہ بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیئے. آہستہ دل میں پڑھ لیں تو مضائقہ نہیں • بیٹھے ہوئے لوگوں کا جنازہ دیکھکر کھڑا ہو جانا منع ہے (ہاں ساتھ چلنے کا ارادہ ہو تو اور بات ہے) • جنازہ جب قبر کے پاس پہنچ جائے اسکے زمین پر رکھدینے سے پہلے ساتھ والوں کا بیٹھ جانا مکروہ ہے • جنازہ جب زمین پر رکھیں تو قبلہ کے عرض میں رکھیں داہنی کروٹ قبلے کو ہو • عورتوں کا جنازے کیساتھ ساتھ چلنا منع ہے.

چلے لاشے کو جب لیکر کہا لاشے نے رو رو کر چلے آؤ میرے پیچھے تمہارا رہنما میں ہوں

میت کے دفن کا طریقہ

حکم الٰہی: غسل، کفن اور نماز کی طرح میت کا دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے ● میت کا اسی جگہ یا گھر میں جہاں وہ مرا ہو دفن کرنا مکروہ ہے (کیونکہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے) بلکہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ میت کا اسی جگہ کے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں وہ مرا ہو۔

قبر کے اقسام

قبر کی دو قسمیں ہیں ایک بغلی جس کو لحد کہتے ہیں دوسری صندوقی جس کو شق کہتے ہیں ● قبر بغلی بنانا سنت ہے اگر کہیں زمین بہت نرم ہے کہ بغلی نہ بن سکے تو پھر صندوقی بنانا درست ہے ● قبر کا طول میت کے قد کے موافق ہو اور عرض نصف قد کے برابر اور گہرائی میں کم از کم میانہ قد آدمی کے نصف قد کے برابر ہونی چاہیئے اور متوسط درجہ یہ ہے کہ سینے کے برابر ہو اس سے زیادہ یعنی قد آدم برابر گہری ہو تو افضل ہے ● قبر تیار ہو جائے تو میت کو اسمیں قبلے کی طرف سے اُتاریں۔

قبر میں اُتارنا

اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے متصل قبلے کی جانب رکھا جائے۔ اس طرح کہ سر جانب شمال ہو اور پیر جانب جنوب پھر اُتارنے والے اشخاص قبلہ رُخ

کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
کہتے ہوئے قبر میں رکھدیں اور داہنے پہلو پر اسکو قبلہ رو کر دیں
(یہ مسنون ہے) پھر کفن کے گرہیں سرہانے اور پائینتی کھول دیں

● عورت اور مرد دونوں کی قبر اور انکا طریقہ کار یکساں ہے۔

● البتہ عورت کی قبر پر دفن کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے اور مرد کی قبر پر ضرورت نہیں۔ ● اور عورت کو قبر میں اسکے محرم (باپ بیٹا، بھائی وغیرہ) اتار دیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو پھر قریبی ورنہ بعیدی رشتہ دار، پھر ہمسایہ، پھر جو لوگ موجود ہوں (اتار دیں) ● جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو کچی اینٹوں یا برگوں سے قبر کو بند کر دیں ● اگر کچھ سوراخ رہ جائیں تو ان کو بھی بند کر دیں تاکہ میت پر مٹی نہ گرے

● پھر مٹی، جس قدر بھی نکلی ہو وہ سب قبر پہ ڈالدیں ● اس سے کم یا زیادہ ڈالنا مکروہ ہے ٥

مٹی دینا

● اور مستحب ہے کہ سرہانے سے ابتداء کریں اس طرح کہ پہلے ہر آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے تین تین دفعہ مٹی ڈالے پہلی دفعہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ کہے دوسری دفعہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری دفعہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پھر باقی مٹی ہاتھوں یا پھاوڑے کے ذریعہ بھر دیں ● مٹی ڈال چکنے کے بعد مستحب ہے کہ قبر پہ پانی چھڑکیں اور کچھ دیر قبر کے پاس ٹھہرے رہیں قرآن شریف اور درود شریف وغیرہ پڑھیں۔

مستحب طریقہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے قبر کے سرہانے اول سورہ بقرہ شروع سے یعنی الم سے مفلحون تک اور پائنتی آمن الرسول سے ختم سورہ بقرہ تک پڑھنا مستحب ہے

(ردالمختار صا۶۰۱، ۶۰۵ ج-۱) بیہقی شریف)

قبر پر تلقین

قبر کے بائیں جانب قبر کے سینے کے محاذی کھڑے ہو کر تلقین بھی کریں یعنی صاحب قبر سے مخاطب ہو کر کہیں

یافلان ابن فلان اُذْکُرْ مَا کُنْتَ عَلَیْہِ وَ قُلْ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا ؕ

اے (..... نام معہ ولدیت .....) یاد کرو جیسا کہ تم دنیا میں کہتے تھے اور کہو اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی اور رسول ہیں۔

قبر میں سوالات

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قبر میں منکر نکیر (دو فرشتے) آکر ۳ سوالات کریں گے

پہلا سوال - تیرا رب کون ہے ؟

دوسرا سوال : تیرا دین کیا ہے ؟

تیسرا سوال : یہ حضرت کون ہیں ؟

شکی، مشرک اور کافر کا جواب

منکیر نکیر کے سوالات سے شکی، مشرک اور کافر پراگندہ حال ہوجائیگا اور چیخنے لگیگا کہ ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا ! پس اسکے ساتھ ہی عذاب قبر شروع ہوجائیگا۔

مومن کے جوابات

مومن منکیر نکیر کے سوالات کا انتہائی اطمینان اور سکون کے ساتھ جواب دے گا۔

(۱) اللہ تعالیٰ میرا رب ہے (۲) اسلام میرا دین ہے (۳) تیسرے سوال پر مومن انتہائی خوشی اور مسرت کے عالم میں پکار اٹھیگا کہ یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں

یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں۔ یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں

بخاری شریف میں ہے کہ مومن تیسرے ایک سوال کا خوشی و مسرت میں جھوم جھوم کر ۳ مرتبہ جواب دے گا۔ پس بفضل تعالیٰ مومن کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی۔

بخاری شریف
۲-۷-۱۴۱-۶
زجاجۃ المصابیح
۱۱۷ تا ۱۳۲
ترمذی۔ ابوداؤد

نیک مشورہ

ہر انسان کو دنیا میں عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پیدا کر لینا چاہیئے تاکہ اسکو قبر میں راحت نصیب ہو جائے۔

لاکھ لاکھ کی ایک بات	**واللہ ! حُبِ رسول** اصلِ ایمان ہے۔ اصلِ عرفان ہے۔ اصلِ ایقان ہے

قبر بنانا

• قبر کو زمین سے ایک بالشت اُونچی کر کے (کوہانِ شتر کی طرح) ڈھلوان بنانا مسنون ہے • اگر بالشت سے قدرے زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں لیکن بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے • قبر کا مربع یعنی چوکونی بنانا مکروہ ہے۔ احتیاط ضروری ہے • ایک قبر میں ایک سے زیادہ میتوں کا دفن کرنا درست نہیں (البتہ بوقت ضرورت جائز ہے) • اگر دفن کے بعد معلوم ہوا کہ میت کو قبلہ رو نہیں کیا یا بائیں کروٹ لٹایا ہے یا سرہانہ پائینتی کی طرف ہو گیا ہے تو قبر کھول کر درست کرنا جائز نہیں جیسا ہے ویسا ہی رہنے دیں (ہاں مٹی ڈالنے سے قبل معلوم ہو تو درست کر لیں

تابوت

تابوت یعنی صندوق بنانا خواہ لکڑی کا ہو یا لوہے اور پتھر کا جائز ہے۔ خصوصاً جب کہ زمین نرم یا ریتلی ہو اور قبر (صندوقی بھی) نہ بن سکے • عورت کیلئے تو ہر حال میں تابوت بہتر ہے (کہ اس میں پردہ ہے) جب میت کو تابوت میں رکھکر

یا میت کو قبر میں اُتارنا (اگرچہ میت عورت کی ہی ہو) منع ہے
• اگر کوئی حاملہ عورت مرجائے اور اُسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم ہو تو پیٹ چاک کرکے بچے کو نکال لیا جائے (اگر بچہ زندہ نہ ہو تو پھر پیٹ چاک کرکے بچے کو نکالنا یا کسی جاہلانہ رسم کو عمل میں لانا منع ہے) • میت کے بدن یا کفن پر کافور یا سیاہی سے کچھ لکھنا یا کوئی چیز لکھ کر قبر یا کفن میں رکھنا نہیں چاہیئے • البتہ بغیر سیاہی کے اُنگلی سے پیشانی پر بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ اور سینہ پر لاَ اِلٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ لکھنا جائز ہے • عورتوں کے جنازے پر بانس کی پٹیاں یا کسی درخت کی شاخیں (کمان کی طرح لگاکر اُس پر چادر ڈال دینا چاہیئے۔ (تاکہ پردہ رہے)
• جنازے کے ساتھ آگ کی قسم سے کوئی چیز (جلتی ہوئی انگیھٹی یا عود دان وغیرہ) لیئے چلنا مکروہ ہے • نماز جنازہ پڑھے بغیر لوگوں کا جنازہ کو چھوڑ کر چلے جانا منع ہے • اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز (ماں باپ بھائی بہن وغیرہ) حالتِ کفر میں مرجائے تو اسکی تجہیز و تکفین، مسلمانوں جیسی نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اسکو کسی نجس کپڑے میں لپیٹا جائے اور گڑھا کھود کر ڈالدیا جائے (یہ سب کچھ اُس وقت کیا جائے جبکہ کافروں میں سے کوئی موجود نہ ہو ورنہ میت اُن کے حوالے کردی جائے) • اگر کوئی مسلمان مرتد ہوگیا ہو (نعوذ باللہ منہ) اسکو بغیر دھوئے بغیر کپڑا لپیٹے گڑھے میں ڈالدیں • جب قبر میں مٹی پڑ جائے

تو پھر اسکے بعد بلا ضرورت شدید قبر کا کھولنا یا میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں • قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، کھڑا ہونا پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے • قبر پر سے سبز گھانس کا کاٹنا مکروہ ہے • قبر کے پاس قرآن شریف کا پڑھنا جائز ہے (اس سے میت کو نفع پہنچتا ہے)

• قبروں کی زیارت کرنی مستحب ہے۔

سلام

جب قبرستان میں پہنچیں تو مستحب ہے کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

أَسْئَلُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ٥

پھر قبلے کی طرف پشت اور قبروں کی طرف منہ کر کے قرآن مجید سے جو پڑھ سکیں وہ اور درود شریف پڑھکر (اس کا ثواب) اہل قبور کو بخش دیں

سوگ

اہلِ میت کو ۳ دن تک سوگ کرنا جائز ہے اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں البتہ عورت کو اپنے شوہر کیلئے ۴ مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہیئے

بیانا کرنا منع ہے

مرحوم کی ایک ایک چیز کو باآواز بلند دُھرا کر چیخ چیخ کر رونا سر پیٹنا چہرہ اور بال نوچ نوچ کر رونا پیٹنا منع ہے۔ پس صبر کریں اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں۔

میت کیلئے ایصالِ ثواب

فاتحہ

فاتحہ کا معنی کھولنا اور کسی چیز کا آغاز کرنا ہے قرآن شریف کی پہلی سورۃ کا نام فاتحہ ہے لیکن عرف عام میں قرآن شریف کی تلاوت یا اُسکی چند سورتوں کا ثواب پہنچانے کو فاتحہ کہتے ہیں چونکہ اس (تلاوت) میں سورہ فاتحہ بھی ہوتی ہے اس لحاظ سے بھی اسکو فاتحہ کہا جاتا ہے ۔ فاتحہ کی حقیقت یہ ہے کہ پورا قرآن شریف یا اُسکی چند صورتیں پڑھ کر یا کوئی نیک کام کر کے (مثلاً محتاجوں کو کھانا کھلانا، یا نقد و غلہ وغیرہ خیرات کر کے) اس کا اجر (جو کچھ اس کو ملتا ہو) اپنی جانب سے کسی اور کو بخش دے مثلاً قرآن شریف (پورا نہ ہو تو اسمیں سے) سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور تین یا پانچ یا سات یا گیارہ مرتبہ سورہِ اخلاص اور اسی قدر درود شریف پڑھکر یہ کہے کہ اس کلام پاک کا اور طعام، نقدی، کپڑا وغیرہ کا ثواب

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ارواح کو پہنچکر فلاں شخص کی روح کو اور جمیع امتِ محمدیہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ارواح کو پہنچے۔

الحمد للہ

قرآن شریف کی تلاوت، کھانا کھلانا، نقدی دینا یا کپڑا وغیرہ دینے یا کسی نیک کام کا ثواب اگر کئی مُردوں کی ارواح کو پہنچایا جائے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ ثواب تقسیم ہو کر تھوڑا تھوڑا اُن مردوں کو دیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب (جو اس وقت تلاوت یا نیک کام پہ مقرر ہے) بفضل الٰہی عنایت ہوتا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

دعائے مغفرت

ایصال ثواب کا تفصیلی طریقہ تو کتابچہ دعائے ختم القران میں موجود ہے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے انتقال کے دوسرے دن یا تیسرے دن یا پانچویں دن ایصال ثواب کا اہتمام کرتے رہیں۔ شرع شریف میں ایام یا مدت کی کوئی تخصیص نہیں ہے ہمیشہ ہمیشہ ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِی الْجَنَّه ۝

تیسرے دن زیارت۔ ساتویں دن ستہ۔ دسویں دن دسواں، ۴۰ویں دن چالیسواں اور اسی طرح ششماہی اور برسی کے دنوں میں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام بھی بدعات حسنہ یعنی مرحوم کو ایصال ثواب کا بہتر طریقہ ہے اسکو ناجائز کہنا ناواقفیت ہے۔